نثار احمد انصاری
گجرات یونیورسٹی گجرات

کشمیر یونیورسٹی میں فارسی ریفریشر کورس

ـــــ ایک رپورٹ

شعبۂ فارسی، کشمیر یونیورسٹی کے زیر اہتمام مختلف یونیورسٹیوں میں فارسی پڑھانے والے اساتذہ کے لئے ایک ریفریشر کورس کا انعقاد ۶ر نومبر تا ۲۶ر نومبر ۲۰۰۱ء عمل میں آیا۔ یہ کورس اپنی افادیت کے اعتبار سے کافی کامیاب رہا۔ اس کورس میں ملک کی مختلف یونیورسٹی اور کالجس میں فارسی پڑھانیوالے اساتذہ نے شرکت کی جسمیں پنجاب یونیورسٹی، کشمیر یونیورسٹی کے علاوہ گجرات کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ کی شرکت خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔

ہر روز صبح ۱۱ بجے سے لیکر شام چار بجے تک متواتر درس کا سلسلہ جاری رہا اور ان میں مختلف یونیورسٹیز کے ماہرین اساتذہ نے حصہ لیا اور انہوں نے پراز معلومات لکچرس سے شرکاء کو فیض پہنچایا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اساتذہ کا خصوصیت سے ذکر کیا جاسکتا ہے۔

جناب غلام رسول ملک صاحب نے مغربی خصوصاً انگریزی ادب کے توسط سے نہ صرف فارسی ادب کی اہمیت واضح کی بلکہ ادب کی آفاقیت اور

Scanned with Oken Scanner

فارسی ادب کے مقام کی بہت ہی خوبصورت انداز سے وضاحت کی۔موصوف نے اپنے دوسرے لیکچرس میں HOW TO APPROACH A POEM کے عنوان سے نظم تک قاری کی رسائی کیسے ہوسکتی ہے۔ نیز کن کن مختلف زاویوں سے نظم کو پرکھا جاسکتا ہے یا شاعر کے نزدیک سے نزدیک کیسے پہنچا جاسکتا ہے، بڑے خوبصورت انداز اور دلچسپ پیرائے میں واضح فرمایا۔ساتھ ہی ڈاکٹر علامہ اقبال کی نظم تنہائی کو بڑے ہی دلکش انداز اور اپنے مخصوص طرز بیان سے شرکا، کے دل و دماغ پر نقش کردیا جو ایک کامیاب استاد ہونے کی دلیل ہے۔

محترم شمس الدین احمد صاحب جنکا شمار کشمیر ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔آپ نے شرکا، کو مستفیض فرمایا۔ آپ نے اقبال کی فارسی غزل، حافظ شیرازی کی جہاں بینی، امیر خسرو ایک ہندوستانی فارسی غزل سرا، شاہ ہمدان اور کشمیر وغیرہ مختلف موضوعات پر ایک نئے پیرائے اور پرکشش طرز تقریر سے شرکا، کو نہ صرف محظوظ فرمایا بلکہ ان کے علم کا فی اضافہ فرمایا۔ خصوصاً سبک ہندی کے اعتبار سے خسرو کی خدمات کو سراہا۔کشمیر میں شاہ ہمدان کی خدمات، انکے تصوفانہ خیالات اور عالم اسلام کی خدمات کا بہت تفصیل سے ذکر کیا۔ شرکا، نے آپ کو بے حد سراہا۔

جناب جی ایم مرغوب صاحب نے تصوف جیسے خشک موضوع میں اپنے دلکش طرز بیان سے ایک نیا رس پیدا کیا جس نے شرکا، کی دلچسپی اس موضوع کی طرف مبذول کرائی۔ ویسے تو تصوف، اسلام میں آج بھی ایک بحث طلب مسئلہ ہے لیکن موصوف نے قرآن و حدیث کے حوالے سے بڑے ہی اچھے انداز سے اور دلکش پیرائے میں تزکیۂ نفس کے طور پر اسے پیش کیا تصوف اسلامی اور تصوف

ایرانی کا موازناتی ذکر کرتے ہوئے آپ نے دونوں کے فرق کو واضح کیا۔ مولانا رومی کے کلام کا تجزیہ کرتے ہوئے وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی بھی آپ نے وضاحت کی۔ ایرانی صوفی شاعروں نے تصوف پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اسے بھی ایسے دلکش پیرائے میں بیان کیا کہ وہ شرکا کے دلوں پر نقش ہوگئے۔

ڈاکٹر راہی صاحب نے حافظ کا کرب، تخلیقی ادب کی افادیت اور فروغ فرخ زاد پر پُر مغز مقالے پیش کئے۔ اور بڑے ہی استادانہ طور پر انکی وضاحت کی اور جدید و قدیم ادب کے امتزاج کی بات کی۔ مزید بتایا کہ دراصل خیالات ہر دور میں موجود ہوتے ہیں۔ طرز بیان و ادا اور زمان و مکان کے فاصلے ہی درمیان میں حائل ہوتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر عبدالودود اظہر نے شعر معاصر ایران، گلستان سعدی، شاہنامہ فردوسی پر بہت ہی موثر انداز میں پر مغز معلومات فراہم کیں۔ ساتھ ہی موجودہ دور میں ہندوستان میں فارسی کے درس و تدریسی مسائل پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے شرکا کو نہ صرف ان مسائل سے واقف کیا بلکہ انکے حل میں حتی الامکان تعاون کی گزارش کی۔

کشمیر یونیورسٹی کے فارسی شعبے کے صدر جناب محمد صدیق نیاز مند صاحب نے بک شناسی کے موضوع پر بڑے ہی اختصار سے لیکن ایسے مؤثر ڈھنگ سے اپنے خیالات پیش کی کہ یہ موضوع جس پر بہت کم مواد ملتا ہے کافی مواد فراہم کیا۔ وقت کی کمی سے یہ موضوع تشنہ ہی رہ گیا۔ پھر بھی شرکا، کو اطمینان بخش معلومات حاصل ہوئی۔

انکے علاوہ ڈاکٹر محمود عالم صاحب نے جدید فارسی' ترجمہ و معانی و مرزا بیدل کے موضوعات پر، ڈاکٹر غلام رسول جان صاحب نے موجودہ ایرانی سوسائیٹی

Scanned with Oken Scanner

محترمہ ڈاکٹر قمر غفار نے جدید نظم و نثر ایران پر بڑے اچھے ڈھنگ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا

ڈاکٹر عراق رضا زیدی نے عروض و بلاغت اور روزنامہ نویسی پر بڑے ہی دلچسپ انداز میں شرکار کو معلومات فراہم کیں۔

اکیڈیمک اسٹاف کالج کے ڈائریکٹر جناب معراج الدین صاحب نے ہائر ایجوکیشن اور اسکے مسائل پر بڑی سیر حاصل بحث کی۔ موصوف نے تمام DATA وغیرہ کے ذریعے موجودہ ہندوستان میں ہائر ایجوکیشن کی صحیح تصویر پیش کی۔ اس بحث میں آپ نے شرکار کو بھی شامل کیا جس کے سبب یہ ایک زندہ بحث بنی اور بہت پر لطف انداز سے اختتام پذیر ہوئی۔

شعبۂ اردو کے صدر جناب محمد زمان آزردہ صاحب نے اردو کے لئے فارسی کے علم کی ضرورت اور جناب محمد امین اندرابی صاحب نے اقبال کے گلشن راز جدید پر بحث کرتے ہوئے فارسی کی افادیت واضح کی۔

اس دورہ میں شرکا میں سے ڈاکٹر وجیہہ الدین، ڈاکٹر نثار احمد انصاری جمال الدین، ڈاکٹر محمد یوسف لون، صاحبان نے بھی اپنے مقالے پیش کئے جسے سراہا گیا۔

یہ کورس بہر صورت بہت ہی کامیاب رہا تاہم دو باتوں کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اس میں ریسرچ میتھڈولوجی اور فارسی شاعری کے مختلف اصناف سخن پر بھی بحث ضروری تھی جو نہ ہو سکی امید ہے کہ آیندہ اسے شامل کیا جائیگا۔